تاریخ اور سیاسیات

جوابات : مشقی سرگرمی نامہ 4

سوال 1. (A)

(1) ساتویں صدی عیسوی کے شاعر بان بھٹ کی سنسکرت نظم <u>ہرش چرت</u> تاریخی سوانح کی شکل میں ہے۔

(2) بال شاستری جامبھیکر نے مراٹھی زبان کا پہلا رسالہ <u>دِگ درشن</u> جاری کیا۔

(3) چاردھام، بارہ جیوتیرلنگ میں زیادہ سے زیادہ جگہوں پر لوگوں کو سہولت فراہم کرنے کے لیے <u>اہلیابائی ہولکر</u> نے کئی عوامی فلاح کے کام کیے۔

سوال 1. (B)

(1) **غلط جوڑی :** (ii) دَ انڈین وار آف اِنڈی پینڈنس : ۱۸۵۷ء – مارکس وادی تاریخ

(2) **غلط جوڑی :** (i) جنوب کے مندر – ناگر طرزِ تعمیر

(3) **غلط جوڑی :** (iii) مراٹھی انسائیکلوپیڈیا – رگھوناتھ بھاسکر گوڈبولے۔

سوال 2. (A)

(1)

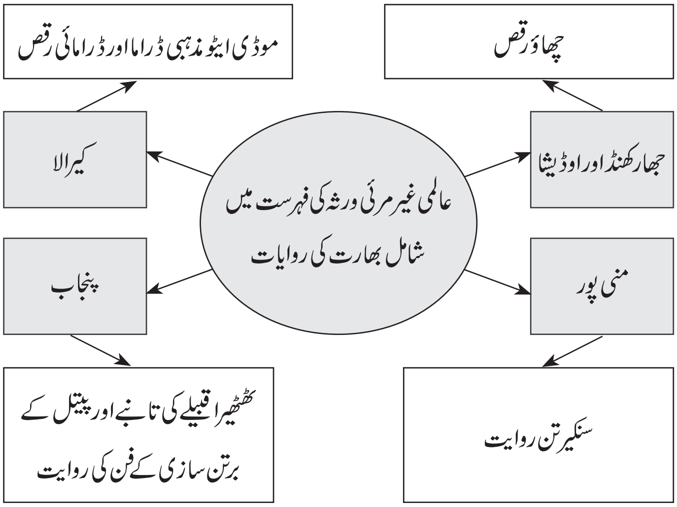

(2)

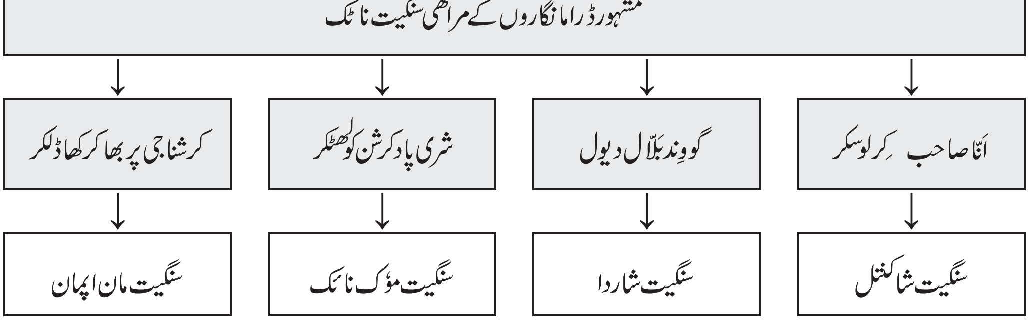

(3)

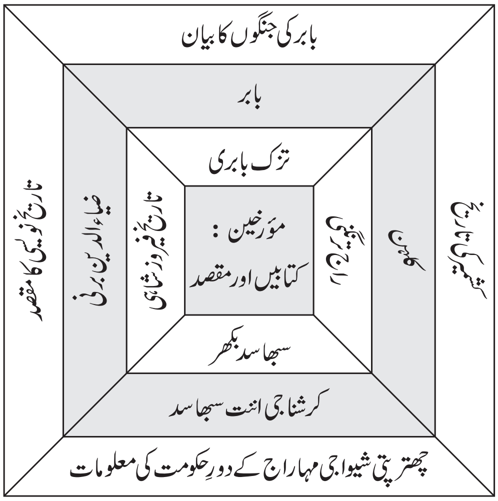

سوال 2. (B)

(1) مراٹھا طرزِ مصوری :

سترھویں صدی عیسوی کے نصف آخر میں مراٹھا طرزِ مصوری کی ترقی کا آغاز ہوا۔

(۱) باتصویر مخطوطے، مخطوطوں کے اوپری اور نچلے سرے پر رکھی جانے والی لکڑی کی تختی پر تصویریں، شیشے کی تصویریں اور دیواری تصویریں مراٹھا طرزِ مصوری کے مختلف روپ ہیں۔

(۲) اس طرز کی تصویریں رنگین ہوتی ہیں جو دیواری تصاویر اور مخطوطوں میں مصغّر تصاویر کی شکل میں ہوتی ہیں۔

(۳) بڑے مکانات کے بیرونی حصّے، دیوان خانہ، مندر کا پنڈال، اوپری حصّہ (کلس) اور چھت پر مراٹھا طرزِ مصوری کی دیواری تصاویر دکھائی دیتی ہیں۔

(۴) اس طرزِ مصوری پر راجپوت اور مالوہ طرزِ مصوری کے ساتھ یورپی طرزِ مصوری کا اثر بھی دکھائی دیتا ہے۔

(2) کھلونے اور تہوار :

تہوار اور کھلونوں کا قدیم زمانے سے گہرا تعلق ہے۔

(۱) مختلف تہذیبوں اور مذہبوں میں تہوار کے موقع پر مختلف کھلونوں سے آرائش کی جاتی ہے۔ چھوٹے بچوں میں کھلونے تقسیم کیے جاتے ہیں۔ ناتال میں سانتا کلاز بچوں کو کھلونے ہی دے جاتا ہے۔

(۲) دیوالی کے تہوار پر مہاراشٹر میں مٹی کے قلعے بنا کر ان پر شیواجی اور فوجیوں کے ماڈل رکھے جاتے ہیں جو کھلونے ہی ہوتے ہیں۔

(۳) گاؤں گاؤں میں یاترا اور تہوار کے موقع پر بازار میں بڑی تعداد میں کھلونوں کی دکانیں لگتی ہیں۔

(۴) بیلوں کا پولا، ناگ پنچمی جیسے تہواروں پر مٹّی کے بیل، گاڑی، ناگوبا جیسے کھلونے تیار کیے جاتے ہیں اور بچے ان کھلونوں سے کھیلتے ہیں اور شرط لگاتے ہیں۔ مکرسنکرانتی کے دن بچے پتنگ اڑاتے ہیں۔

(3) دائرۃ المعارف (انسائیکلوپیڈیا) :

(۱) دائرۃ المعارف سے مراد ایسی کتاب جس میں دنیا کا سارا علم موضوع کے لحاظ سے انتہائی اختصار کے ساتھ اکٹھا کر دیا گیا ہے۔گویا یہ کتاب سارے علم کا نچوڑ ہوتی ہے۔

(۲) اسے علم کو جمع کرنے اور پھیلانے کا ایک اہم وسیلہ سمجھا جاتا ہے۔

(۳) تحقیق اور گہرے مطالعے کے بعد اس میں معلومات جمع کی جاتی ہے اس لیے اس کی معلومات قابلِ اعتماد ہوتی ہے۔

(۴) دائرۃ المعارف کی دو قسمیں ہیں - ایک جامع اور دوسرا موضوعاتی۔انسائیکلو پیڈیا آف بریٹانیکا، مراٹھی وشوکوش، جامع اردو انسائیکلو پیڈیا، مہاراشٹری گیان کوش جیسی جامع لغات اور بھارتی تہذیبی لغت، ورزش لغت، انسائیکلو پیڈیا اسلامیکا جیسے مخصوص موضوعات پر مبنی موضوعاتی دائرۃ المعارف مشہور ہیں۔

سوال 3.

(1) (۱) مائیکل فوکو نے زمانی ترتیب کے لحاظ سے تاریخ کو مکمل طور پر پیش کرنے کے طریقے کو غلط ٹھہرایا۔

(۲) اس کے خیال میں آثارِ قدیمہ کا مقصد آخری سچائی تک پہنچنا نہیں ہے۔

(۳) ماضی کے تغیرات یعنی تبدیلیوں کی وضاحت کرنے کی آثارِ قدیمہ کی کوشش ہوتی ہے۔

(۴) فوکو نے تاریخ میں تغیرات کی وضاحت کرنے پر زیادہ زور دیا ہے۔اسی وجہ سے اس کے طرزِ تحریر کو 'علم کا آثارِ قدیمہ' کہا ہے۔

(2) (۱) کٹھ پتلیوں یا تصویروں کی مدد سے رامائن۔مہابھارت کی کہانیوں کو بیان کرنے کی روایت کو 'چتر کتھی روایت' یعنی چتر کتھا روایت کہتے ہیں۔

(۲) یہ روایت ہماری تہذیب کا جز اور ہمارا شاندار ورثہ ہے۔

(۳) ٹھاکرادی واسیوں، وارلی جیسے قبائل نے چتر کتھی روایت کو نسل در نسل محفوظ رکھا ہے۔

(۴) چتر کتھی خاندانوں میں حفاظت سے رکھے ہوئے مسودے اب بوسیدہ ہو گئے ہیں۔

اس لیے چتر کتھی جیسی مٹتی ہوئی روایتوں کو دوبارہ زندہ کرنا ضروری ہے۔

(3) (۱) بیسویں۔اکیسویں صدی میں کھیلوں کی عالم کاری ہوئی ہے۔

(۲) تمام مقابلوں کی راست نشریات دنیا کے کونے کونے میں بیک وقت ہوتی ہے۔اس لیے شوقین کھلاڑی سیکھنے کے لیے اور ناظرین تفریح کے لیے ان مقابلوں کو دیکھتے ہیں۔

(۳) سبکدوش کھلاڑیوں کو کمینٹری کے لیے چینلوں پر بلایا جاتا ہے۔

(۴) ناظرین کا ایک بڑا طبقہ ان مقابلوں کو ٹی وی پر دیکھتا ہے۔اس وجہ سے کمپنیاں بڑی بڑی رقمیں خرچ کر کے کھیلوں کے نشریات کے درمیان اپنی پیداوار کے اشتہارات دکھاتی ہیں۔ان ساری وجوہات کی بنا پر آج کھیلوں کی معیشت بدل گئی ہے۔

(4) (۱) ماضی میں ہو گزرے افراد، واقعات اور قدیم تہذیب پر لغت کی تخلیق کی جاتی ہے۔

(۲) لغت کی تخلیق کرنے والوں کو ساری معلومات حاصل کرنے کے لیے تاریخ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

(۳) تاریخ اور لغت کو جوڑنے والا دھاگا یعنی اس کی معروضیت اور صداقت ہے۔اس صداقت کے لیے لغت نویس کو تاریخ کی جانب رخ کرنا پڑتا ہے۔

(۴) تاریخ کا مطالعہ کرنے والوں کو بھی لغت میں درج واقعات، افراد، اصطلاحات، مقامات کا مطالعہ کرنے کے لیے لغت کی مدد لینی پڑتی ہے۔وجہ یہ ہے کہ لغت کی تخلیق میں تاریخ سے مدد لی گئی تھی۔

اس وجہ سے کسی بھی لغت کو تیار کرتے وقت اسے تاریخ سے مربوط کرنا ضروری ہوتا ہے۔

سوال 4.

(1) سیریل 'بھارت ایک کھوج' پنڈت نہرو کی لکھی ہوئی کتاب 'ڈسکوری آف انڈیا' پر مبنی ہے۔

(2) سیریل 'بھارت ایک کھوج' کی ہدایت شیام بینیگل نے دی تھی۔

(3) میرے خیال میں سیریل 'بھارت ایک کھوج' کے مقبول ہونے میں درج ذیل عوامل ذمہ دار ہیں –

(۱) اس سیریل میں قدیم زمانے سے جدید زمانے تک کی سماجی، تہذیبی اور سیاسی تاریخ پیش کی گئی ہے۔

(۲) بھارت کے کونے کونے کی سماجی زندگی، تہذیب، فنون، ادب پر روشنی ڈالی گئی ہے جسے دیکھ کر لوگوں کو مسرت ہوئی۔

(۳) مفصل تحقیق اور مؤثر پیش کش کی وجہ سے یہ سیریل بہت مقبول ہوا۔

(۴) پنڈت نہرو کے تاریخ کی جانب دیکھنے کے نظریے، سیریل میں ڈرامائیت، عوامی فنون اور علمی معلومات کا بھی لوگوں پر بہت اثر ہوا۔

سوال 5.

(1) تاریخی ماخذ میں تحریری، طبعی اور زبانی ماخذ شامل ہیں۔ ان ماخذوں کی حفاظت مختلف طریقوں سے کرنی پڑتی ہے۔ میرے خیال میں اس کے لیے درج ذیل تدابیر اختیار کرنی چاہیے :

(۱) قلعوں، یادگاروں، محلوں جیسی تاریخی عمارتوں کی باقاعدگی سے مرمّت کی جانی چاہیے۔ عمارتوں کو نقصان پہنچانے، ان پر نام لکھنے اور کھودنے سے بچاؤ کی تدابیر کی جانی چاہیے۔

(۲) تاریخی سکّوں، ہتھیاروں وغیرہ اشیا کو بہت سنبھال کے رکھنا چاہیے اور اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ وہ چوری نہ ہونے پائیں۔ تاریخی ماخذ کے تحفظ کے لیے سخت قوانین بنائے جائیں۔

(۳) اوویا، لوک گیت وغیرہ زبانی ادب کو جمع کر کے انھیں تحریری شکل میں محفوظ کرلیا جائے۔

(۴) قدیم کتابوں کو دیمک اور پھپھوند سے محفوظ رکھا جائے۔ نمی اور مرطوب ہوا سے پھپھوند زندہ رہتی ہے۔ اس لیے اس بات کا خیال رکھا جائے کہ انھیں پانی نہ لگنے پائے۔ کیڑے مار دوائیں استعمال کی جائیں۔

(۵) ان تمام ماخذوں کی حفاظت کے لیے تجربہ کار ماہرین سے صلاح مشورہ کیا جائے۔

(۶) سماج کو ان ماخذوں کی اہمیت سے آگاہ کرنے کے لیے مختلف سرگرمیوں کے ذریعے سماج کو سمجھایا جائے۔ اس طرح ان ماخذوں کی حفاظت کے لیے سماج بڑے پیمانے پر شامل ہوگا۔

(2) (۱) گڑیوں (کٹھ پتلیوں) کے کھیل کی دو قسمیں راجستھانی اور جنوبی ہیں۔ راجستھانی طریقے کی گڑیوں کو کٹھ پتلیاں کہتے ہیں۔ یہ گڑیاں دراصل لکڑی کی ہوتی ہیں جن پر کپڑے اور چمڑے کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جنوبی گڑیاں جسامت میں بڑی ہوتی ہیں۔

(۲) راجستھانی کھیل میں تاریخی شخصیات اور واقعات پر زور دیا جاتا ہے جبکہ جنوبی کھیل میں دیومالائی واقعات کو اہمیت دی جاتی ہے۔

(۳) گڑیاں بنانے کے لیے لکڑی، اون، چمڑے، سینگ اور ہاتھی دانت کا استعمال کیا جاتا ہے۔

(۴) کٹھ پتلی کا کھیل دکھانے کے لیے سوتر دھار (ناظم) کی مہارت انتہائی اہمیت رکھتی ہے۔ کٹھ پتلیوں کو کالے دھاگے سے جوڑ کر فنکار اس طریقے سے انگلیوں کو حرکت دیتا ہے کہ ناظرین کو دکھائی نہ دے۔ سوتر دھار (ڈوریاں ہلانے والا) کے بولنے کے مطابق کٹھ پتلیاں نقل و حرکت اور رقص کرتی ہیں۔

(۵) چھوٹے اسٹیج، روشنی اور آواز کا نئے نئے طریقے سے استعمال کیا جاتا ہے۔ کٹھ پتلیوں کی کئی قسمیں ہیں، جیسے سایہ کٹھ پتلی، دستی کٹھ پتلی، لکڑی کی کٹھ پتلی اور ڈور والی کٹھ پتلی۔

(۶) اتر پردیش، آسام، مہاراشٹر، راجستھان، مغربی بنگال، آندھرا پردیش، کرناٹک، تلنگانہ، کیرالا وغیرہ ریاستوں میں فنکار کٹھ پتلیوں کا کھیل پیش کرتے ہیں۔

(3) سیاحت کے پس پشت کئی مقاصد اور ترغیبات ہوتی ہیں جو حسبِ ذیل ہیں -

(۱) تاریخی عمارتوں، قلعوں اور کھدائی میں دریافت شدہ گاؤں-شہر دیکھنا، فنکارانہ اشیا تیار کرنے والے قدیم مراکز، عجائب خانے دیکھنا۔

(۲) مختلف زیارت گاہوں پر حاضری دینا۔ ساحلِ سمندر، گھنے جنگلات، پہاڑی چوٹیاں، دریاؤں کا سنگم، کاس سطح مرتفع جیسی مخصوص نوعیت کی مرتفع سطحیں، فلاور آف ویلی جیسی وادیاں، قدرتی دلکش مقامات کی سیر اور مسرت حاصل کرنا۔

(۳) مختلف صنعتی منصوبوں کی سیر کرنا؛ ادویاتی نباتات کا مشاہدہ کرنا، تحقیق کرنا، طبی علاج کروانا جیسے صحت کے حصول کے لیے سیاحت کرنا۔

(۴) پھلوں کے باغ، زرعی تحقیق، زرعی منصوبے، کھاد کے پیداواری منصوبے وغیرہ دیکھنے کے لیے زرعی سیاحت کرنا۔

(۵) کھیل، رقص، موسیقی، مہوتسو میں حصّہ لینے اور ناظر کی حیثیت سے جانا تہذیبی سیاحت ہے۔

(۶) ان کے علاوہ فلم فیسٹیول، فلموں کی شوٹنگ، سائنس کانفرنس، بین الاقوامی کانفرنس، مذاکرے، کتابوں کی نمائش، ادبی اجتماعات وغیرہ کے سلسلے میں لوگ سیاحت کرتے ہیں۔

(4) (۱) یہ کتبہ دنیا کا سب سے قدیم یعنی تقریباً ۴۵۰۰ سال پرانا ہے جو فرانس کے لور عجائب گھر میں رکھا ہوا ہے۔

(۲) اس کتبے میں میسوپوٹیمیا کی سمیری تہذیب کے راجاؤں اور دو حکومتوں میں ہونے والی جنگوں کا اندراج ہے۔

(۳) اس تصویر میں ہاتھوں میں ڈھال اور بھالا لیے ہوئے فوجیوں کی قطار اور ان فوجیوں کی قیادت کرنے والے سپہ سالار دکھائی دے رہے ہیں۔

سوال 6.

(1) بھارت میں اب ان تمام مرد اور عورتوں کو رائے دہی کا حق حاصل ہے جن کی عمر ۱۸ سال مکمل ہو چکی ہے۔

(2) کسانوں کی تحریک کا سب سے اہم مطالبہ زرعی پیداوار کو مناسب قیمت دی جائے ہے۔

سوال 7.

(1) یہ بیان صحیح ہے؛ کیونکہ —

(۱) بھارتی دستور نے آزادی سے قبل کی رائے دہی کے حق پر لگائی گئی ساری بندشوں کو ختم کر دیا ہے جس کی وجہ سے رائے دہندوں کی تعداد بڑھ گئی ہے۔

(۲) دستور کے بالغ رائے دہی کے حق کو تسلیم کرنے کی وجہ سے تمام بالغ مرد اور عورتوں کو رائے دہی کا حق حاصل ہو گیا ہے۔

(۳) ابتدا میں رائے دہی کے حق کے لیے عمر کی حد ۲۱ سال تھی جسے گھٹا کر ۱۸ سال کر دینے کی وجہ سے رائے دہی کا حق مزید وسیع ہو گیا۔

رائے دہندگان کی اتنی تعداد دنیا کے کسی بھی جمہوری ملک میں نہیں ہے؛ اس وجہ سے بھارتی جمہوریت کو دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت تسلیم کیا جاتا ہے۔

(2) یہ بیان صحیح ہے؛ کیونکہ —

(۱) سیاسی پارٹیاں عوام کے مطالبات اور شکایات حکومت تک پہنچانے کا کام کرتی ہیں۔

(۲) حکومت پارٹیوں کے توسط سے اپنی پالیسیوں، منصوبوں کی معلومات عوام تک پہنچا کر ان پروگراموں کے لیے عوام کی حمایت حاصل کرتی ہے۔

(۳) ان پالیسیوں پر عوام کے ردعمل سے حکومت کو واقف کرانے کا کام بھی سیاسی پارٹیاں کرتی ہیں۔

اس طرح سیاسی پارٹیاں حکومت اور عوام کے درمیان رابطے کی کڑی کی حیثیت سے کام کرتی ہیں۔

(3) یہ بیان غلط ہے؛ کیونکہ —

(۱) زمینداروں نے کسانوں اور ادی واسیوں کی زمینوں پر قبضہ کر لیا تھا۔

(۲) اس ناانصافی کو ختم کر کے بے زمین کسانوں کو دوبارہ زمین دلوانے کے لیے نکسل وادی یعنی بائیں بازو کی شدت پسند تحریک شروع ہوئی۔

(۳) لیکن بنیادی امور ایک طرف رہ گئے اور تحریک سرکار کی مخالفت میں شدت پسند کارروائیاں کرنے لگی۔ پولس والوں پر حملے کرنے لگے۔ اس وجہ سے بائیں بازو کی شدت پسند تحریک میں آج کسانوں اور ادی واسیوں کے مسائل کی اہمیت کم ہوگئی ہے۔

سوال 8. (A)

(1) ووٹ پیٹی سے ای وی ایم مشین تک کا سفر :

(۱) ۵۲-۱۹۵۱ء کے لوک سبھا کے پہلے الیکشن سے ووٹ پیٹی (بیلیٹ باکس) کا استعمال کیا جا رہا تھا۔ اس پہلے الیکشن میں ووٹ دینے کے لیے اسٹیل (فولاد) کی بیس لاکھ ووٹ پیٹیاں استعمال کی گئی تھیں۔ بعد کے دور میں ووٹ دینے والا بیلیٹ پیپر پر امیدوار کے نام کے آگے مہر لگا کر اسے بیلیٹ باکس میں ڈال دیا کرتا تھا۔

(۲) ۱۹۹۸ء میں پہلی بار مدھیہ پردیش میں ۵، راجستھان میں ۵ اور دہلی میں ۶، اس طرح ۱۶ ودھان سبھا انتخابی حلقوں میں الیکٹرونک ووٹنگ مشین (EVM) کا استعمال کیا گیا۔

(۳) ۲۰۰۴ء کے لوک سبھا الیکشن سے ای وی ایم کا باقاعدہ استعمال شروع ہوا۔

(۴) ای وی ایم مشین کے استعمال کی وجہ سے ملک کو کئی فائدے ہوئے۔ اب ای وی ایم مشین میں رائے دہندے کی جانچ کی رسید کی سہولت بھی فراہم ہے۔

(2) فرقہ پرستی اور دہشت گردی :

(۱) فرقہ پرستی اور دہشت گردی ملک کے لیے نقصان دہ ہے۔ مذہبی برتری کا جذبہ اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کے لیے نفرت کا جذبہ پیدا ہونے سے فرقہ پرستی وجود میں آتی ہے۔ بڑھتی ہوئی فرقہ پرستی سے دہشت گردی کا جنم ہوتا ہے۔

(۲) فرقہ پرستی کے بڑھنے سے ملک میں مذہبی تصادم ہونے لگتے ہیں۔

(۳) بڑھتے ہوئے تصادم کی وجہ سے سماج میں مذہبی منافرت پیدا ہوتی ہے جو سماجی یک جہتی کو ختم کر دیتی ہے۔

(۴) سماج میں پھوٹ پڑ جاتی ہے جس کی وجہ سے دہشت گردانہ واقعات پیش آتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں سماجی استحکام اور صحت برباد ہو جاتی ہے اور جمہوریت خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ لوگوں کی جمہوریت میں شرکت کم ہو جاتی ہے۔ اس لیے فرقہ پرستی سے ملک کا زبردست نقصان ہوتا ہے۔

سوال 8. (B)

(1)

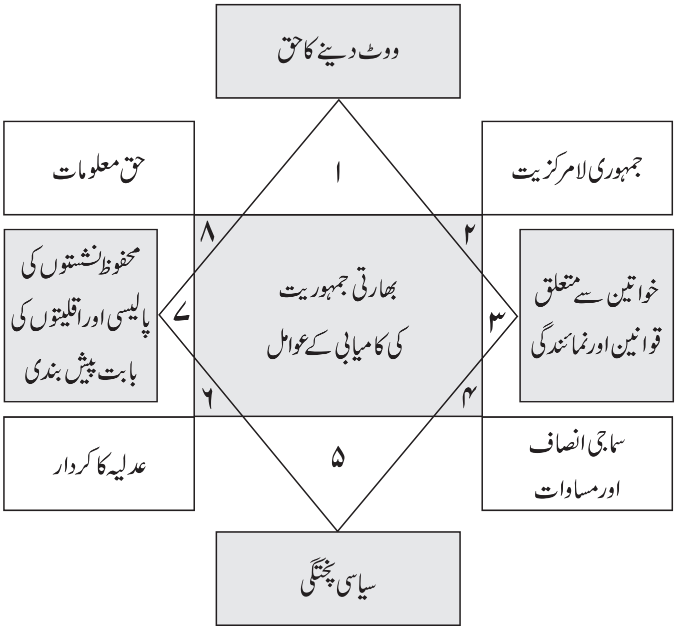

ووٹ دینے کا حق
جمہوری لامرکزیت
خواتین سے متعلق قوانین اور نمائندگی
سماجی انصاف اور مساوات
سیاسی پختگی
عدلیہ کا کردار
محفوظ نشستوں کی پالیسی اور اقلیتوں کی بابت پیش بندی
حق معلومات
بھارتی جمہوریت کی کامیابی کے عوامل
۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸

(2)

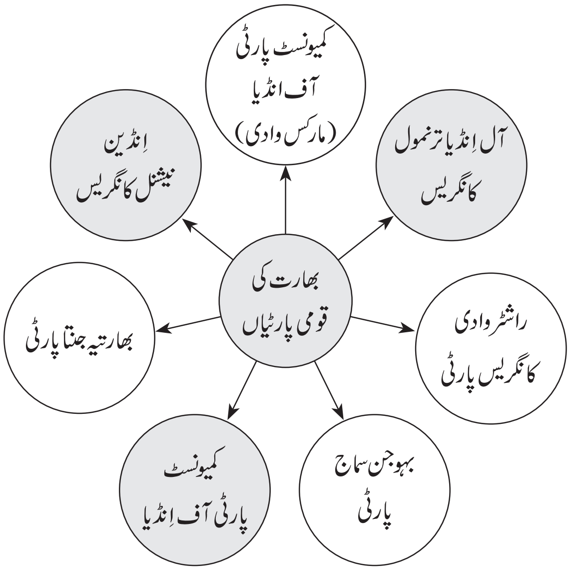

بھارت کی قومی پارٹیاں
کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکس وادی)
آل اِنڈیا ترنمول کانگریس
راشٹروادی کانگریس پارٹی
بہوجن سماج پارٹی
کمیونسٹ پارٹی آف اِنڈیا
بھارتیہ جنتا پارٹی
اِنڈین نیشنل کانگریس

سوال 9.

(1) (۱) ہر حلقۂ انتخاب میں درج فہرست ذات اور قبائل کی تعداد بکھری ہوتی ہے۔ اس لیے ان گروہوں کے لیے اپنا نمائندہ منتخب کرنا مشکل ہوتا ہے۔

(۲) نمائندگی کے بغیر ان کے مسائل کو اجلاس میں پیش کرنا ممکن نہیں ہوگا۔

(۳) نمائندگی نہ ملنے پر اس گروہ کو سماجی انصاف اور مساوات بھی نہیں ملے گی۔

(۴) ان کی ترقی رک جائے گی۔ اس وجہ سے درج فہرست ذات اور قبائل کے لیے چند حلقۂ انتخاب محفوظ رکھے جاتے ہیں۔

(2) (۱) آزادی سے قبل کے دور ہی میں زراعت مخالف پالیسیوں کی وجہ سے بھارتی کسان منظّم ہو کر آندولن کر رہے تھے۔

(۲) مہاتما پھلے، جسٹس رانا ڈے، مہاتما گاندھی جیسے لیڈروں کی ترغیب سے بارڈولی، چمپارن میں کسانوں نے زبردست ستیہ گرہ کیا۔ کسان سبھا جیسی تنظیم قائم ہوئی۔

(۳) آزادی کے بعد کے دور میں کُل قاعدہ جیسے قانون کی وجہ سے کسانوں کی تحریک سست ہوگئی۔ سبز انقلاب نے چھوٹے کسانوں کی حالت نہیں بدلی۔

(۴) زرعی مال کو مناسب قیمت ملے، قرض سے نجات اور سوامی ناتھن کمیشن کی سفارشات منظور کی جائے اس کے لیے کسانوں کی تحریک دوبارہ زور پکڑ رہی ہے۔

★★★